سوال

(1125) غیر مسلم ہمسایوں کے گھر آنا جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری کچھ ہمسائیاں ہیں جو غیر مسلم ہیں، مجھے ان کے بعض اعمال پر اعتراض بھی ہے تو ہمارا آپس میں ایک دوسرے کے پاس آنا جانا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صفت میں آپ کا ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا اگر اصلاح وخیر خواہی اور تعاون علی البر اور تقویٰ کی نیت ہے تو بہت اچھا عمل ہے۔ اس کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

"قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ"

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: واجب ہو گئی ہے میری محبت ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں، اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

اور ایک فرمان یوں ہے کہ:

''سات قسم کے افراد ہوں گے کہ اللہ عزوجل انہیں اس دن اپنا سایہ عنایت فرمائے گا جب اس کے سائے کے علاوہ کہیں کوئی سایہ نہ ہو گا۔'' (صحیح بخاري، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ بالیمین، حدیث: 1357 و صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل اخفاء الصدقۃ، حدیث: 1031 وسنن الترمذي، کتاب الزھد، باب الحب فی اللہ، حدیث: 2391 وسنن النسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب الامام العادل، حدیث: 5380۔)

یہاں الفاظ اگرچہ ''آدمیوں اور مردوں'' کے ہیں مگر یہ بطور مثال کے ہے۔ اس کا حکم خواتین کو بھی شامل ہے۔ لہذا اگر کسی مسلمان عورت کی زیارت کسی مسلمان عورت سے یا عیسائی وغیرہ عورت سے ہو اور اس نیت سے ہو کہ اسے اللہ کے دین کی دعوت دینی ہے، تو یہ بہترین عمل ہے۔ اگر کوئی خاتون دوسری سے ملتی ہے اور اسے بے حجابی یا دیگر گناہوں سے روکتی ہے یا جن امور میں وہ کاہل اور سست ہو تو یہ قابل قدر عمل ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں آتا ہے: (الدین النصیحۃ) ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، حدیث: 55 سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی النصیحۃ، حدیث: 4944 سنن النسائی، کتاب البیعۃ، باب

النصیحۃللامام، حدیث : 4197۔) اگروہ قبول کرے تو الحمدللہ، اور اگر قبول نہ کرے تو پھر یہ میل ملاقات چھوڑ دے۔

لیکن اگر میل ملاقات اور باہمی آنے جانے کا مقصد ہی دنیا داری، لہو ولعب اور بے مقصد باتیں اور کھانا پینا ہو تو کافر عورتوں کے ہاں اس طرح سے جانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح سے اس مسلمان کے دین واخلاق پر برا اثر پڑے گا۔ کیونکہ کفار ہمارے دشمن ہیں، ہم سے بغض رکھتے ہیں تو ہمیں قطعا روا نہیں ہے کہ انہیں اپنے جگری دوست بنائیں، سوائے اس کے کہ دعوت دین، ترغیب خیر اور تحذیر شر کی نیت سے ہو تو یہ ایک اہم کام ہے، جیسے کہ اوپر ذکر ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے :

قَد كانَت لَكُم أُسوَةٌ حَسَنَةٌ فى إِبرٰهيمَ وَالَّذينَ مَعَهُ إِذ قالوا لِقَومِهِم إِنّا بُرَءٰؤُا مِنكُم وَمِمّا تَعبُدونَ مِن دونِ اللَّهِ كَفَرنا بِكُم وَبَدا بَينَنا وَبَينَكُمُ العَدٰوَةُ وَالبَغضاءُ أَبَدًا حَتّىٰ تُؤمِنوا بِاللَّهِ وَحدَهُ ... ٤ ...سورة الممتحنة

''(اے مسلمانو!) تمہارے لیے ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ اور اچھی پیروی ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ان سب سے بالکل بیزار ہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک کہ تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ، ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہوگئی ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 791

محدث فتویٰ